منیٰ میں خوفناک آتشزگی .... (اداریہ)

امسال ۸ ذی الحجہ کو منیٰ میں خوفناک آتشزدگی سے سینکڑوں حجاج کرام جاں بحق اور ہزاروں شدید زخمی ہو گئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ستر ہزار خیمے اور حاجیوں کا بے شمار قیمتی سامان جل کا خاکستر ہو گیا۔ یہ المناک واقعہ اس وقت رونما ہوا جب تمام حجاج کرام منی پہنچ چکے تھے اور کسی ایک حاجی صاحب کی غفلت اور لاپرواہی سے آگ لگی اور تند و تیز ہوا نے آنا فانا پورے علاقے میں پھیلا دیا جس سے حجاج میں .بھگدڑ مچ گئی بہت سی خواتین و کمزور ناتواں حجاج پاؤں تلے کچلے گئے اور لاتعداد آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔

منیٰ میں پیش آنے والا یہ پہلا حادثہ نہیں اس سے قبل بھی ایسے افسوسناک حادثے رونما ہوتے رہے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہوتی رہی ہیں۔

سعودی حکومت ہمیشہ حج کے موقع پر خصوصی انتظامات کرتی ہے اور حادثات سے بچنے کے لئے نہایت اہم تدابیر اختیار کرتی ہے۔ لاکھوں نفوس پر مشتمل اس عظیم اجتماع کی تمام ضروریات کو پورا کرنے اور انہیں بہترین سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے دن رات کوشاں رہتی ہے۔

جگہ جگہ پینے کا ٹھنڈا پانی' برف' مشروبات' دودھ 'پھل اور کھانے پینے کی دیگر اشیاء بکثرت میسر ہوتی ہیں۔ پیدل چلنے والوں کے لئے سایہ' بیت الخلا' غسل خانے بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

حجاج کرام کی راہنمائی اور ان کی خدمت کے لئے قدم قدم پر پولیس' شہری دفاع کے کارکن اور سکاؤٹس کے نوجوان مامور ہوتے ہیں جو نہایت دیانت داری سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور نہایت فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حجاج کرام کی طبی سہولت کے لئے مثالی ہسپتال اور فوری طبی امداد کے لئے ڈسپنسریاں قائم کی جاتی ہیں جس میں دن رات عملہ اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ سعودی حکومت کی خواہش ہوتی ہے کہ حج کے ایام میں تمام حجاج کو مکمل تحفظ اور آرام میسر آئے اور وہ مکمل یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ فریضہ حج اور اس کے مناسک ادا کر سکیں۔

ان تمام اعلیٰ انتظام کی نگرانی سعودی فرمانروا خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ بنفس نفیس خود کرتے ہیں اور چند دن اپنے تمام وزراء کے ہمراہ منیٰ میں قیام کرتے ہیں انہیں لحہ بہ لحہ تمام حالات سے آگاہ رکھا جاتا ہے اور وہ گاہے بگاہے احکامات جاری کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ لاکھوں کے اس اجتماع میں کسی نہ کسی جگہ کوئی دشواری اور مشکل پیش آ سکتی ہے مثلاً ٹریفک کا جام ہونا' اژدھام کی وجہ سے اشیاء خورد ونوش کی ترسیل میں کمی آجانا وغیرہ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ یہ تعطل زیادہ دیر قائم رہا ہو بلکہ اس کا فوراً تدارک کیا جاتا ہے اور رکاوٹ کو ختم کرنے کے لئے موثر انتظامات کئے جاتے ہیں۔ ٹریفک کا ایسا مثالی نظام کسی جگہ دیکھنے میں نہیں آتا' کوئی نظام کتنا ہی اچھا اور عمدہ کیوں نہ ہو وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک عوام مکمل تعاون نہ کریں۔

بلا شبہ حادثات کا ایک بنیادی سبب خود حجاج کرام ہوتے ہیں جو نظام کی پابندی نہیں کرتے اور اپنی تدابیر سے کام چلاتے ہیں۔ سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ حجاج ان گزرگاہوں میں پڑاؤ ڈال لیتے ہیں جو حکومت نے پیدل چلنے والوں کے لئے بنائی ہیں جس سے بے حد دشواری پیش آتی ہے' اسی طرح یک طرفہ ٹریفک کی مخالفت کرتے ہیں جس سے ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء استعمال کر کے کوڑا تمام شاہراؤں پر پھینک دیا جاتا ہے جو گندگی اور بدبو کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح جگہ جگہ آگ جلائی جاتی ہے اور کھانا تیار کیا جاتا

ہے جس سے نہایت ہی خطرناک صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

امسال بھی جو حادثہ پیش آیا اس کا سبب بھی حاجی صاحبان کی غفلت اور لاپرواہی ہے جس سے سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ہزاروں حجاج زخمی ہوئے اور لاکھوں کا سامان جل کر خاکستر ہوا۔

لیکن ہم سعودی حکومت' ان کے تمام ذمہ داران اور خاص کر خادم الحرمین الشریفین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی بروقت کارروائی اور کوششوں سے حجاج بہت بڑے نقصان سے بچ گئے۔ آگ جس قدر وسیع علاقے میں پھیلی اندیشہ تھا کہ ہزاروں حجاج جاں بحق ہو جاتے لیکن فوری امدادی کارروائیوں سے اللہ تعالیٰ نے سب کو محفوظ رکھا۔ اس المناک حادثہ میں ہونے والے نقصان کی تلافی تو ممکن نہیں لیکن آئندہ کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا اور مزید حادثوں کی روک تھام کے لئے موثر اقدام کئے جا سکتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سعودی حکومت اس پہلو پر نہایت سنجیدگی سے غورو فکر کرے گی اور حجاج کرام بھی مکمل تعاون کریں گے۔ اس ضمن میں چند ایک تجاویز پیش خدمت ہیں:

۱۔ آئندہ کے لئے خیموں میں کھانا پکانے پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے اور پکا پکایا کھانا جو کہ وافر مقدار میں میسر ہے وہاں سے حاصل کیا جائے۔

۲۔ پیدل چلنے والی جگہوں اور گزر گاہوں پر کسی کو نہ بیٹھنے دیا جائے' خلاف ورزی کرنے پر سزا دی جائے۔

۳۔ گیس سلنڈر لانے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔